

نیند میں کھانے پینے سے روزہ کیوں ٹوٹتا ہے؟



دارالافتاء اہل سنت
Darul Ifta Ahle Sunnat

تاریخ: 26-03-2024

ریفرنس نمبر: HAB-0326

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کتب فقہ میں مذکور ہے کہ نیند میں کچھ کھانے پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، جبکہ روزہ یاد نہ ہونے کی صورت میں کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، یہ فرق کیوں ہے؟ حالانکہ دونوں صورتوں میں انجانے میں کھانا پینا پایا جاتا ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب بعون الملک الوہاب اللہم ہدایۃ الحق والصواب

قیاس کا تقاضا اور اصل تو یہی ہے کہ جب بھی روزے کی حالت میں کھانا پینا پایا جائے، تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے، لیکن حدیث پاک میں بھول کر کھانے پینے کی صورت میں خلاف قیاس روزہ نہ ٹوٹنے کا حکم دیا۔ فقہائے کرام نے اس کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ بھولنا ایک ایسا عذر ہے جو کہ بنی نوع آدم کو کثرت سے لاحق ہوتا ہے، چونکہ اس سے بچنا مشکل اور اس حالت میں کھانے پینے سے روزہ ٹوٹنے کا حکم دینے میں حرج تھا، اس وجہ سے حدیث پاک میں بطور تخفیف روزہ نہ ٹوٹنے کا حکم ارشاد ہوا۔

نیند میں کھانے پینے کی صورت میں یہ حکم اس وجہ سے نہیں کہ شریعت مطہرہ نے جس عذر پر تخفیف کا دار و مدار رکھا، وہ ایسا عذر ہے جو کہ انسانوں کو کثرت سے پیش آتا ہو اور اس سے بچنا مشکل ہو، جبکہ نیند کی حالت میں کھانا پینا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے، لہذا یہ عذر نسیان کے برابر نہ ہونے کی وجہ سے تخفیف کا سبب نہیں۔

بھول کر کھانے پینے کی صورت میں روزہ نہ ٹوٹنے کا حکم خلاف قیاس اور استحسان بالا اثر پر مبنی ہے اور اصول یہ ہے کہ خلاف قیاس حکم اپنے مورد یعنی جس مسئلہ کے بارے میں وہ حکم وارد ہے، اس تک محدود ہوتا ہے، اس پر مزید کسی مسئلہ کو قیاس نہیں کیا جاسکتا، لہذا نیند والے مسئلے کو نسیان والے حکم پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

بھول کر کھانے پینے کی صورت میں روزہ نہ ٹوٹنے کے حوالے سے صحیح بخاری میں موجود ہے: ”قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: من أکل ناسیا، وهو صائم، فلیتم صومه، فإنما أطعمہ اللہ وسقاه“ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو روزے کی حالت میں بھول کر کھاپی لے، تو وہ اپنا روزہ مکمل کرے، بے شک اسے اللہ نے کھلایا پلایا ہے۔

(صحیح البخاری، ج 08، ص 136، رقم 6669، دار طوق النجاة)

اصل حکم تو یہی ہے کہ کھانے پینے اور جماع سے بہر حال روزہ ٹوٹ جائے، لیکن حدیث پاک کی وجہ سے نسیان کی صورت میں روزہ نہ ٹوٹنے کا حکم ہے۔ ہدایہ میں ہے: ”(وإذا أکل الصائم أو شرب أو جامع نهاراً ناسياً لم یفطر) والقیاس أن یفطر، لوجود ما یضاد الصوم، وجہ الاستحسان قوله علیہ الصلاة والسلام للذي أکل وشرب ناسياً تم علی صومک فإنما أطعمک اللہ وسقاک“ روزے دار نے دن میں بھولے سے کھایا، پیا یا بیوی سے صحبت کر لی، تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ روزہ ٹوٹ جائے، کہ روزے کی ضد یعنی کھانا پینا اور صحبت کرنا پایا گیا، جبکہ استحساناً روزہ نہ ٹوٹنے کی وجہ یہ ہے کہ بھول کر کھانے پینے والے کے لیے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ اپنا روزہ مکمل کرو بے شک اللہ نے تمہیں کھلایا پلایا ہے۔ (الہدایہ، ج 01، ص 122، مطبوعہ لاہور)

سونے کی حالت میں کھانے پینے سے روزہ ٹوٹ جانے اور اس عذر کے نسیان کے برابر نہ ہونے کے متعلق محیط اور قاضی خان میں بالفاظ متقاربہ ہے: ”النائم إذا شرب فسد صومه ولیس هو کالناسی لأن النائم أو ذاهب العقل إذا ذبح لم تؤکل ذبیحته وتؤکل ذبیحة من نسی التسمیة“ سونے والا جب

پے، تو اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا، اس کا حکم بھول کر پینے والے کی طرح نہیں ہوگا، کیونکہ سونے والا اور پاگل جب ذبح کریں، تو ان کا ذبیحہ نہیں کھایا جائے گا، جبکہ جو شخص بسم اللہ پڑھنا بھول جائے، اس کا ذبیحہ کھانا حلال ہے۔ (فتاویٰ قاضی خان، ج 01، ص 188، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

(المحیط البرہانی، ج 02، ص 385، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

مذکورہ تعلیل کی تشریح شامی میں یوں مذکور ہے: ”قال الرحمتی ومعناه: أن النسيان اعتبار عذرا في ترك التسمية بخلاف النوم والجنون فكذا يعتبر عذرا في تناول المفطر؛ لأن النسيان غير نادر الوقوع، وأما الذبح وتناول المفطر في حال النوم والجنون فنادر فلم يلحق بالنسيان“ رحمتي نے فرمایا: مذکورہ تعلیل کا مطلب یہ ہے کہ بسم اللہ نہ پڑھنے کے معاملے میں بھولنے کو عذر قرار دیا گیا، برخلاف نیند اور پاگل پن کے، اسی طرح بھول کو روزے کی حالت میں کھانے پینے اور جماع کرنے کے معاملہ میں بھی عذر قرار دیا گیا، کیونکہ بھولنے کا وقوع شاذ و نادر نہیں ہوتا، جبکہ نیند اور پاگل پن کی حالت میں جانور ذبح کرنا اور کھانا پینا اور جماع کرنا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے، لہذا یہ دونوں اعذار نسیان کے ساتھ لاحق نہیں ہوئے۔ (ردالمحتان، ج 02، ص 401، دارالفکر، بیروت)

جس طرح مکہ یعنی جسے مجبور کر کے کھلایا پلایا گیا ہو، اور غلطی سے کھانے پینے والے کا عذر، عذر نسیان کے برابر نہیں۔ حسامی میں ہے: ”لا يستقيم تعدية الحكم من الناسي في الفطر الى المكره والخاطي لان عذرهما دون عذره فكان تعديته الى مالميس بنظيره“ بھول کر کھانے پینے والے کا حکم مکہ یعنی جسے مجبور کر کے کھلایا پلایا گیا، اور غلطی سے کھانے والے کی طرف متعدی کرنا درست نہیں کہ ان دونوں کے اعذار عذر نسیان سے کم ہیں، لہذا یہ ایسی فرع کی طرف حکم کو متعدی کرنا ہوگا جو کہ اصل کی نظیر نہیں۔ (الحسامی مع النامی، ص 214، مطبوعہ کراچی)

بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہ ٹوٹنے کا حکم خلاف قیاس، استحسان بالا اثر پر مبنی ہے، اور خلاف قیاس حکم پر کسی مسئلہ کو قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ غز عیون البصائر میں ہے: ”إن حکم الناسي ثبت علی

خلاف القیاس بالاثراً فلا یقاس علیہ غیرہ“ بھول کر کھانے پینے والے کا حکم حدیث کی وجہ سے خلاف قیاس ثابت ہے، لہذا اس پر کسی اور مسئلہ کو قیاس نہیں کیا جائے گا۔

(غمر عیون البصائر، ج 02، ص 76، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

استحسان بالاثراً کے آگے متعدی نہ ہونے کے متعلق حسامی مع النامی میں ہے: ”ثم المستحسن بالقیاس الخفی یصح تعدیته بخلاف المستحسن بالاثراً والایجماع او الضرورة فان الحكم الثابت من کل واحد من تلك الاقسام الثلاثة فی مقابلہ النص الجلی لا یتعدی الی غیرہ لانه غیر معلول بعلہ حتی یصح التعدیة باشتراک العلة بل هو معدول به عن القیاس ثابت بالنص والایجماع والضرورة“ استحسان بالقیاس الخفی کا متعدی ہونا درست ہے جبکہ استحسان بالاثراً، استحسان بالایجماع یا استحسان بالضرورة کا متعدی ہونا درست نہیں، کیونکہ ان تینوں میں سے ہر ایک میں ثابت ہونے والا حکم قیاس جلی کے مقابلے میں ہوتا ہے جو کہ متعدی نہیں ہو سکتا، کیونکہ یہ کسی علت سے معلول نہیں ہوتا کہ علت کے مشترک ہونے کی وجہ سے حکم کا متعدی ہونا درست ہو جائے، بلکہ یہ خلاف قیاس نص، اجماع اور ضرورت کی وجہ سے ثابت ہوتا ہے۔

(الحسامی مع النامی، ص 229، مطبوعہ کراچی)

واللہ اعلم عز وجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم



کتبہ

مفتی محمد قاسم عطاری

15 رمضان المبارک 1445ھ / 26 مارچ 2024ء